REGD. E. P. No 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم۔ اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح سالانہ چندہ چھ روپے
ممالک غیر ۷ روپے
فی پرچہ ۲ ۱ ر

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۴ | ۷ ظہور ۱۳۳۴ ہش مطابق ۷ اگست ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۹

دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تجاویز پر غور

"قابلِ رشک عزم" کیسے پورا ہوا!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی حالیہ شدید بیماری کے باعث ڈاکٹری مشورہ سے یورپ میں علاج کے لئے ۳۰ اپریل ۱۹۵۵ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہوئے۔

روانگی سے صرف چند روز پیشتر یعنی ۲۴ اپریل کو حضور نے اپنی جماعت کے نام ایک پیغام دیا۔ جو اخبار الفضل ربوہ اور بدر قادیان (۷ مئی) میں شائع ہوا۔ اس پیغام کے ایک خاص حصہ عبارت کو بجنسہ نقل کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی نے اپنے ہفتہ دار اخبار صدقِ جدید مجریہ ۱۰ جون ۱۹۵۵ء میں "قابلِ رشک عزم" کے زیر عنوان ان الفاظ نوٹ لکھا:-

"جماعت احمدیہ (قادیانی) کے امام مرزا بشیر الدین محمود صاحب کے قلم سے اپنی جماعت کے نام سفر یورپ پر روانہ ہوتے وقت:-

"آج میں نے یورپ کی تبلیغ پر بھی غور کیا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا۔ تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائے گی۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا۔ تو گو میں جوان تھا اور مضبوط تھا۔ مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا۔ اب گو کمزور اور ناتواں ہوں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے ... خدا تعالیٰ مدد فرمائے۔ تو انشاء اللہ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے۔ اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرے۔ اور کفر پھر غار میں اپنا سر چھپائے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے قطعۂ زمین کو بہ سرزمین طے کرنے کی کوشش کروں مگر ابھی منزل مقصود کے درمیان ایک بہت بڑا سمندر حائل ہے جس کو پاٹنا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر مبنی ہے۔ کیا تعجب ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اپنی زندگیوں میں اسلام کی فتح کا دن دیکھنا نصیب کر دے اور ہماری موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں۔ اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسول کریم صلعم کے فاتح جرنیل بن جائیں اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلعم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل ہو۔ اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلعم کے وفادار سپاہی کی طرح کفر کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے"۔

خدمتِ اسلام کے ولولہ جس کسی کی بھی زبان سے ادا ہوں۔ بہرحال باعثِ مسرت و موجب شکر ہی ہوتے ہیں۔ یہ مسرت بدرجہا زائد ہوتی۔ اگر یہ الفاظ ہم اہلِ سنت کے کسی عالم کی زبان سے یورپ کی روانگی کے وقت ادا ہوئے ہوتے!"

محولہ بالا پیغام پر کچھ زیادہ وقت نہیں گزرا۔ باوجود بظاہر مخالف حالات کے خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے پیارے امام کو اپنے "عزم" کو عملی جامہ پہنانے کے سامان پیدا کر دیئے۔

اس پیغام اور سفر یورپ پر روانگی کے بعد کے واقعات نے نمایاں طور پر اس بات کو ظاہر کر دیا ہے۔ کہ کس طرح خدا تعالیٰ کا غیر معمولی فضل اور اس کا احسان ہمارے مقدس امام کے شاملِ حال رہا۔ حضور بسلامت یورپ تشریف فرما ہوئے۔ قابل ترین ڈاکٹروں کے مشورہ سے علاج معالجہ ہوا۔ بفضل اللہ تعالیٰ حضور کی صحت پہلے سے بہتر ہو گئی۔ یورپ پہنچے ابھی بمشکل دو ماہ ہی پورے ہوئے تھے۔ کہ حضور کی منظوری سے سوئٹزرلینڈ کے مبلغ نے لنڈن میں یورپ کے مبلغین کی کانفرنس منعقد کئے جانے کا اعلان کیا۔ اور اطلاع دی کہ حضرت امام جماعت احمدیہ بنفس نفیس اس کانفرنس کی صدارت فرمائیں گے۔ چنانچہ سوئٹزرلینڈ۔ جرمنی۔ ہالینڈ وغیرہ یورپین ممالک کے احمدیہ مشنز کا معائنہ فرمانے کے بعد حضور پُرنور ۳ جولائی کو لنڈن تشریف لے گئے۔ اور حسب اعلان ۲۲، ۲۳، ۲۴ جولائی کو لنڈن میں اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کا انعقاد ہوا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے حضور کو اس "قابلِ رشک عزم" کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ اور حضرت امام ہمام نے مبلغینِ یورپ کی موجودگی میں قطعۂ زمین بہ سرزمین طے کرتے ہوئے یورپ کی تبلیغ کو وسعت دینے کا پروگرام طے کیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

علاوہ ازیں خدا تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ سفر یورپ کو اس طرح بھی موجب برکت بنایا کہ

(۱) حضور کے یورپ پہنچتے ہی ۲۰ مئی کو جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔

(۲) جب حضور جرمنی کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ تو ۲۷ جون کو ایک مشہور مستشرق نے حضور کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوئے۔

(۳) اسی طرح ابھی چند روز کا واقعہ ہے کہ ۲۷ جولائی کو لنڈن میں مالٹا کے ایک انجنیئر نے (جو لنڈن میں مقیم ہیں) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دستِ

(باقی صفحہ پر)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاعات

لنڈن۔ ۱۸ جولائی۔ (تار منجانب پرائیویٹ سیکرٹری) حضور کی طبیعت کل تو بہت اچھی تھی نماز پڑھائی۔ مگر آج رات خراب ہو گئی۔ دوران سر کا شدید حملہ ہوا۔ شدید چکر اور متلی اور قے کی شکایت ہوئی۔ مگر اب افاقہ ہے۔

۲۰ جولائی۔ حضور اقدس نے فرمایا۔ دو روز ہوئے کہ جگر کی خرابی کی وجہ سے دوران سر کا شدید دورہ ہوا۔ متلی اور قے کی بھی شکایت پیدا ہوئی۔ لیکن اب خدا کے فضل سے طبیعت بہتر ہو رہی ہے"۔

۲۵ جولائی۔ (بذریعہ ہوائی ڈاک منجانب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب) حضرت اقدس کی صحت کی رپورٹ یہ ہے کہ حضور کو چکر آتے ہیں۔ گذشتہ دنوں مبلغین کی کانفرنس میں محنت کے باعث کام کی وجہ سے حضور کی طبیعت پر اثر ہے۔ امید ہے کہ ایک دو دن آرام کے بعد انشاء اللہ طبیعت اچھی ہو جائے گی۔ کھانسی اور نزلہ میں گو کمی ہے مگر پوری طرح افاقہ نہیں۔

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت کاملہ و درازیٔ عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

کلام امام الزمان علیہ السلام

"تقویٰ اور اُس کے اجزاء"

ضروری ہے کہ انسان تقویٰ کو ہاتھ سے نہ دے اور تقویٰ کی راہوں پر مضبوطی سے قدم مارے۔ کیونکہ متقی کا اثر ضرور پڑتا ہے۔ اور اس کا رعب مخالفوں کے دل میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کے بہت سے اجزاء ہیں عُجب۔ خود پسندی۔ مالِ حرام سے پرہیز۔ اور بد اخلاقی سے بچنا بھی تقویٰ ہے۔ جو شخص اچھے اخلاق ظاہر کرتا ہے اُس کے دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ۔ (پ ۱۸)

اب خیال کرو کہ یہ تعلیم کیا ہدایت دیتی ہے۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ اگر مخالف گالی بھی دے تو اس کا جواب گالی سے نہ دیا جائے۔ بلکہ اس پر صبر کیا جائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مخالف تمہاری فضیلت کا قائل ہو کر خود ہی نادم اور شرمندہ ہوگا۔ اور یہ سزا اُس سزا سے بہت بڑھ کر ہوگی جو انتقامی طور پر تم اُس کو دے سکتے ہو۔ یوں تو ایک ذرا سا آدمی اقدام قتل تک نوبت پہنچا سکتا ہے۔ لیکن انسانیت کا تقاضا اور تقویٰ کا منشاء یہ نہیں ہے۔ خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎ لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش"

(ملفوظات صفحہ ۶۷)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۵ / جولائی۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجہ بکارِ سلسلہ گورداسپور گئے۔ اور ۳/ اگست کو گورداسپور میں مقدمہ واپسی جائیداد صدر انجمن کے تعلق میں جو عدالت اسسٹنٹ کسٹوڈین صاحب میں پیش ہے۔ پیروی کے لئے پیش ہوئے۔ احباب مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

لنڈن ۲۶/ جولائی۔ دنیا بھر کے مبلغین اسلام کی کانفرنس میں شریک ہونے والے نمائندگان کے اعزاز میں احمدیہ مسجد لنڈن کے امام کی طرف سے لنڈن مشن ہاؤس میں ایک الوداعی دعوت عشائیہ دی گئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔

۲۷/ جولائی۔ مالٹا کے ایک انجنیئر نے جو لنڈن میں مقیم ہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا۔ اس طرح مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد قائم ہو گئی۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔

۳۱/ جولائی۔ بہشتی مقبرہ کے متصل بڑے باغ میں مکرم و محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے صبح پونے آٹھ بجے عید پڑھائی۔ اور بعد ازاں خطبہ میں عید الاضحیہ کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک خطبہ سنایا اور دعا فرمائی۔ خواتین کے لئے وہاں قناتوں کا انتظام تھا۔ اس موقعہ پر قادیان میں عید پڑھنے کے لئے کئی احباب پاکستان سے بھی آئے ہوئے تھے۔ بیرون سے جن احباب نے قادیان میں قربانی کے لئے رقوم بھجوائی تھیں ان کی طرف سے قربانیاں کر دی گئی ہیں۔

قادیان۔ جناب مولوی برکات احمد صاحب راجیکی قریباً تین ہفتہ سے یہاں تشریف لائے ہوئے ہیں۔

چند دن قبل ان کو دوران سیر میں شدید دورہ پڑا مقامی علاج شروع کیا گیا ہے۔ احباب صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ حضرت اماں جی حرم محترم حضرت خلیفہ اول رضؓ شدید بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت و سلامتی کی لمبی عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

زائرین

مندرجہ ذیل احباب زیارتِ قادیان کے لئے تشریف لائے:۔

(۱) ۲۶/ جولائی۔ ربوہ سے عبد السمیع صاحب (پسر مولوی عبد الحمید صاحب تاجر) (۲) ۲۸/ جولائی ربوہ سے منشی محمد الدین صاحب ہیڈ کلرک دفتر بہشتی مقبرہ (۳) ۳۰/ جولائی۔ ربوہ سے ناصر احمد صاحب (پسر میاں سراج الدین صاحب مؤذن) منٹگمری سے ملک برکت اللہ خاں صاحب (برادر ایڈیٹر بدر) و مجید احمد صاحب (پسر بھائی خیر محمد صاحب تاجر)

کلام سید الانامؐ

(۱) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم کرے جو بیچتے اور خریدتے وقت نرمی کرتا ہے۔ (ترمذی)

(۲) حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کو قیامت کی گھبراہٹوں سے نجات عطا فرمائے تو اُسے چاہیئے کہ وہ تنگدست کو ڈھیل دے یا بالکل درگذر کرے۔ (مسلم)

مندرجہ ذیل احباب واپس تشریف لے گئے:۔

(۱) ۲۴/ جولائی۔ محترمہ مسعودہ ابراہیم صاحبہ (۲) ۲۵/ جولائی۔ ڈاکٹر نثار احمد صاحب و غلام حیدر صاحب (۳) ۲۶/ جولائی۔ ملک رشید احمد صاحب و انوار الحق صاحب (۴) ۲۷/ جولائی۔ حکیم عطاء الرحمٰن صاحب مع اہلیہ۔ قریشی محمد احمد صاحب۔

دنیا بھر اسلام کی تبلیغ بقیہ صا

مبارک پر اسلام قبول کیا۔ اور اس طرح مالٹا میں جماعت احمدیہ کی بنیاد قائم ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اب کیا ہے دیکھنے والی آنکھ اور غور کرنے والا دل جو ان واقعات کو دیکھ کر صحیح نتیجے تک پہنچنے کی کوشش کرے!! دنیا میں بہتیرے ایسے ہیں جو اپنی لفاظی اور چرب زبانی سے بڑے بلند بانگ دعادی کرتے ہیں۔ مگر خالص خدا کی تائید اور اس کی روحانی نصرت سے یکسر محروم ہیں۔

کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک طرف ایسی جماعت ہے جو اس وقت دنیا کی نگاہوں میں مقہور ہے۔ وہ تو دین الٰہی کی سربلندی کے لئے کوشاں ہے۔ اور دوسری طرف "نام نہاد" اسلامی جماعتیں محض قربانی کی کھالوں پر لڑائی جھگڑا کر رہی ہیں۔

ببیں ایں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا!!

(محمد حفیظ بقاپوری)

مبلغ حیفا (اسرائیل) کی کامیاب مراجعت

ماہ جولائی میں مزید پانچ افراد نے بیعت کی

حیفا (اسرائیل) سے آمدہ تازہ ترین اطلاعات سے معلوم ہوا کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ مقیم حیفا (اسرائیل) جناب چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مسلسل اُنیس سال تبلیغی جہاد کے فریضہ کی ادائیگی کے بعد عنقریب واپس تشریف لا رہے ہیں اس طویل عرصہ میں جس اخلاص اور محنت سے آپ نے اسلام و احمدیت کی تبلیغ میں کام کیا ہے وہ تاریخ احمدیت میں رہتی دنیا تک قائم رہے گا۔ اس عرصہ میں جب ارض مقدسہ میں ایک نئی مملکت معرضِ وجود میں لائی گئی۔ تو لاکھوں کی عرب آبادی ترکِ وطن پر مجبور کی گئی۔ چنانچہ اس کا لازمی اثر جماعت احمدیہ کے افراد پر بھی پڑا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے جناب چوہدری صاحب موصوف نے مومنانہ جرأت اور بہادری کا نمونہ دکھاتے ہوئے اپنے میدان جہاد کو نہ چھوڑا۔ اور باوجود صد درجہ مخالف حالات کے اس سرزمین میں قیام کو ترجیح دی۔ البتہ بدلے ہوئے حالات کے ماتحت اپنے ساتھ کے ایک دوسرے مبلغ کو بر وقت بیروت روانہ کر دیا۔ گویا خدا تعالےٰ نے اس طرح دو مقامات پر احمدیت کی آواز بلند کئے جانے کے سامان کر دیئے اور ہر دو مقامات کے مبلغین پر خدا تعالےٰ کے خاص فضل ہوئے

اس کے علاوہ اس لمبے عرصہ میں جناب چوہدری صاحب موصوف کو بعض دیگر صدمات سے بھی دو چار ہونا پڑا۔ چنانچہ آپ کی رفیقۂ حیات کا اس غریب الوطنی ہی میں انتقال ہوا۔ مرحومہ اپنے مجاہد خاوند کی معیت میں ہندوستان سے اسی جذبہ اخلاص و خدمت دین کو لے کر گئیں مگر زندگی نے وفا نہ کی بالآخر اسی جگہ ہی چوہدری صاحب موصوف کی دوسری شادی ہوئی۔ اسی طرح آپ کے ماموں ٹھیکیدار اللہ یار صاحبؓ کی وفات کا صدمہ بھی اٹھانا پڑا۔ مرحوم ٹھیکیدار صاحب نے ہی عہد طفولیت سے جبکہ آپ یتیم ہو گئے تھے آپ کی پرورش کی تھی۔ بایں ہمہ چوہدری صاحب کی خدمتِ دینیہ اور اخلاص میں کسی طرح کا فرق نہ آیا۔ آپ برابر دعوتِ الی الحق اور جماعت مقامی کی قیادت میں مصروف رہے۔ آپ کی ضعیف العمر والدہ محترمہ ان دنوں آپ کے دیگر رشتہ داروں کے پاس پاکستان میں مقیم ہیں۔ ملکی حالات کے تبدیل ہو جانے کے باعث اس لمبے عرصہ میں ایک بار بھی اپنی بوڑھی والدہ کی ملاقات نہیں کر سکے۔ بلکہ اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں میدان جہاد میں ڈٹے رہے۔ تاوقتیکہ اس جگہ آپ کے قائمقام کا مناسب انتظام نہیں ہو گیا۔ احباب جماعت جناب چوہدری صاحب موصوف کی سلامت واپسی کے لئے دعا فرمائیں وہاں ان کی والدہ محترمہ کی درازیٔ عمر کے لئے بھی ضرور دعا فرمائیں۔ تا بوڑھی والدہ اپنے مجاہد لختِ جگر کی بانیل مرام مراجعت کو اپنی زندگی میں دیکھ سکے۔ اور ماں بیٹے دونوں کے دلوں کو تسکین حاصل ہو۔ آمین۔

تازہ ترین موصولہ اطلاعات سے اس بات کا بھی علم ہوا ہے کہ صرف ماہ جولائی ہی میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے مزید پانچ افراد کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی بیعت سے مشرف ہو کر داخل سلسلہ ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ان پانچ افراد کے ساتھ دس نابالغ افراد بھی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالےٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

اس طرح ماہ فروری ۱۹۵۵ء سے جولائی تک بیعت کرنے والوں کی تعداد ۵۷ کس ہو گئی ہے۔ و ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

یاد رہے کہ اس وقت اسرائیل کی آبادی ۱۶½ لاکھ ہے ان میں سے پونے دو لاکھ عرب وغیرہ ہیں اور باقی یہودی۔ جب تقسیم فلسطین کا فیصلہ ہوا۔ اُس وقت فلسطین میں ۱۲ لاکھ کی آبادی تھی۔ ان میں سے آٹھ لاکھ عرب یہاں سے نکال دیا گیا۔ اور ان کی بجائے اب دس لاکھ ۲۵ ہزار یہودی لاکر بسائے گئے۔ اور دھڑادھڑ مزید لائے جا رہے ہیں۔ اس طرح وسیع پیمانہ پر جبری تبادلہ آبادی نے قیامت کا نظارہ پیش کر دیا۔

عجیب اتفاق ہے کہ گذشتہ دنوں جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سوئٹزرلینڈ پہنچے ×

× دوران میں نازل ہوئے تو باوجودیکہ حیفا اور دمشق کے درمیان کوئی زیادہ فاصلہ نہیں ہے۔ ملکی حالات کی مجبوری سے مبلغ حیفا اپنے محبوب آقا کی زیارت سے محروم رہے۔ البتہ فلسطین کے احمدی پناہ گزین بھائیوں کی دمشق و بیروت میں حضور سے ملاقات ہوئی۔ انکے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوئٹزرلینڈ سے اپنے قلم سے بہترین تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے دعا فرمانے کا مکتوب گرامی تحریر فرمایا۔ الغرض احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حیفا میں قائم شدہ مشن کی مزید ترقی کے سامان پیدا فرمائے اور وہاں کے جملہ احمدیوں اور مرکزی مبلغ کو بہترین رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (محمد حفیظ بقاپوری)

گوشت خوری اور آریہ

(از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی پروفیسر ٹی۔آئی کالج ربوہ)

ہفتہ وار آریہ ویر جالندھر کو ۲۴ جولائی کا پرچہ "مانس بھکشن نمبر" کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں مختلف آریہ مضمون نگاروں نے اپنے اپنے انداز سے گوشت خوری کے خلاف مضمون شائع کئے گئے ہیں ذیل میں اُن مضامین پر طائرانہ نظر ڈالتے ہوئے آریہ اور مسلمان کے نام سے مکالمہ کے رنگ میں دلائل و جواب درج کئے گئے ہیں۔

ظلم کرنا چھوڑ دے ظالم خدا کے واسطے
ہے یہ حرکت ناروا اہلِ دفا کے واسطے
کاٹ کر اوروں کی گردن خیر اپنی مانگتا
دے جگہ انصاف کو ظالم خدا کے واسطے (ص۱)

مسلمان۔ بے شک آریہ لوگوں کو یہی پرچار ذرا وسعت دے کر یوں بھی کرنا چاہیئے۔ کہ

باندھ کر جوتے ہیں اُن کو خیر اپنی مانگتا
دے جگہ انصاف کو ظالم خدا کے واسطے

لہٰذا آریہ ورت میں جانوروں سے ہل چلانا۔ رہٹ میں لگانا۔ چھکڑے میں بیلوں کو جوتنے سے سب کو منع کرنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔ اور پھر چھوٹی چھوٹی زمینداریوں والے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہیں اور بڑے بڑے زمیندار ٹریکٹروں سے ہی کام چلائیں۔

ہاں یہ بھی یاد آئی اسی دلیل کی بنا پر تو پھر تمام رکھشائیں بھی بند ہونی چاہئیں جن میں منش جاتی پر اتنا ادھیکار ہو رہا ہے کہ جب سے انسان پیدا ہوا ایسا کبھی نہ ہوا تھا۔ ہمارے بزرگوں کے وقت ہی بالخصوص جبکہ اس دیش میں آریہ مت کا راج تھا تب بھی گھوڑوں سے ایسی سواری کا کام لیا جاتا رہا۔

آریہ: "شیر چیتا وغیرہ جو دوسروں کو قتل کرتے ہیں گولی سے مارا جاتا ہے۔ لیکن جھٹکئی کو مارنے کے لئے کوئی نہیں دوڑتا حالانکہ وہ بھی قاتل ہے" ص۱

مسلمان۔ شیر چیتے وغیرہ کو مارنے والا گوشت خور ہی ہوتا ہے نہ کہ سبزی خور۔ یہ بھی جگر گردے کا کام ہے۔ تمام دنیا سبزی خور ہو گی۔ تو شیر چیتا بھی گولی کھانے سے بچ رہے گا۔ نیز جھٹکا کرنے والا شہر یا گاؤں میں اس لئے محفوظ ہے کہ گوشت خور کی خوراک مہیا کرتا ہے۔ اور چونکہ سبزی خور آریوں کے گھروں میں مرغیاں، بھوئے، کن کھجورے، چھپکلیوں کو نگل جاتی ہیں۔ اسلئے آریہ ویر خوشی مناتے ہیں کہ ان کو مار کر اُن کے جینے راحت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔

آریہ۔ مانس کہاں سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ کسی جانور کو مار کر ہی ملتا ہے۔ اس جانور کی زندگی پر انسان کا نہ کوئی حق ہے۔ اور نہ ہی انصاف کا تقاضا ہے کہ کسی کی جان لی جاوے" ص۱

مسلمان۔ پھر آریہ لوگوں کو (۱) جوئیں نہیں مارنی چاہئیں۔ کہ یہ انصاف کا تقاضا نہیں ہے کہ کسی کی جان لی جاوے۔

(۲) اپنے خدمت گار یا دودھ دینے والے جانوروں کے زخموں میں کیڑے پڑ جائیں تو اُن کو مارنا نہ چاہیئے۔ کیونکہ یہ انصاف کا تقاضا نہیں کہ کسی کی جان لی جاوے

(۳) دودھ کہاں سے حاصل ہوتا ہے؟ یہ کسی بچھڑے یا کٹے کے منہ میں انگوٹھا ڈال کر اس کو اپنی ماتا کے تھنوں سے ہٹا کر الگ باندھ دیا جاتا ہے تب حاصل ہوتا ہے۔ پس اس بچھڑے کی زندگی پر انسان کا کوئی حق نہیں کہ اسکی خوراک چھینی جاوے اور نہ ہی انصاف کا تقاضا ہے کہ اُسے محروم رکھ کر اپنے پیٹ میں وہ دودھ ڈالا جاوے۔

آریہ۔ اگر انسان اناج اور مانس دونوں کو ہضم کر سکتا ہے تو پھر جیسے انسان صرف اناج اور سبزیوں پر گذارہ کر کے زندہ رہ سکتا ہے صرف مانس پر گذارہ کر کے زندہ رہ کر دکھلا دے صرف مانس پر چھ دن بھی زندہ نہیں رہ سکتا معلوم ہوا مانس انسان کی قدرتی غذا نہیں۔ ص۲۵

مسلمان۔ گوشت خور جانوروں کے دانت نوکیلے اور سبزی خور جانوروں کے دانت چپٹے ہوتے ہیں۔ انسان کو دونوں قسم کے دانت عطا ہوئے ہیں۔

آریہ وودان کی کتنی بھول ہے کہ اُسے اتنا بھی علم نہیں۔ ایسے سرد برفباری کے علاقوں میں کون سی سبزی ذخیرہ کی جاتی ہے۔ جس پر اُن کا گذارہ ہوتا ہے۔ مثلاً اسکیمو جو شدید برفانی علاقوں کے باشندے ہیں۔ صرف اور صرف گوشت پر ساری عمر گذارہ کرتے ہیں اور سبزی ان کو کبھی میسر نہیں آتی۔

آریہ۔ اگر کسی انسان کو مانس، سنگترہ دونوں پیش کئے جائیں تو مانس کی طرف متوجہ نہ ہوگا سنگترے کی طرف متوجہ ہوگا بوچڑ خانہ کی طرف کوئی نہ جائے گا۔ باغ کی طرف سبھی جائیں گے (ملخصاً) ص۲۱

مسلمان۔ اگر آپ آدمی تعلیمی ناواقف دانا لڑکے ہے اور ابھی ابھی اُسے کسی نئے خانہ سے نکالا گیا ہے۔ تب تو سنگترے کے چھلکے کو بھی منہ مارنا چاہیئے۔ اور اگر اس کے اندر اتنی بدھی ہے کہ کڑواہٹ، سختی یا بے ہوشبو اُسے متوجہ کرے تو اُس کے سامنے سنگترہ بیچ کیلا کے ساتھ سموسہ تل کر رکھ دیکھئے جس کے اندر قیمہ ہو تو سوندھی سوندھی خوشبو کی وجہ سے پہلے اُس کا ہاتھ سموسے کی طرف جائیگا ذرا غور کیا جاتا تو سمجھ آ جاتا۔

لنڈن میں عید الاضحیہ کی تقریب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ دیا

پانچ سو مہمانوں کی شرکت جنہیں لنڈن کے میئر متعدد ممالک کے سفراء بھی شامل تھے

لنڈن (بروز عید بذریعہ تار) آج حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید الاضحیہ پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا۔

خطبہ عید الاضحیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خطبہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف سے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربان کرنے کے واقعہ کا ذکر فرمایا۔ اور اسلام میں یہ قربانی جو اہمیت رکھتی ہے۔ اس کی تشریح فرمائی۔ حضور نے مغربی اقوام کو تلقین فرمائی۔ کہ وہ بھی ان برگزیدہ ہستیوں کی طرح خدا تعالیٰ کی خاطر اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ حضور نے اسلام کی یقینی اور قطعی فتح کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ ایک دن ضرور آئے گا جبکہ آسمان پر صرف ایک خدا اور زمین پر صرف ایک قوم ہوگی۔

عید کی تقریب میں تقریباً پانچصد اصحاب شامل ہوئے جہمانوں میں ارجنٹائن، ہیٹی اور چلی کے سفراء لنڈن کے مقامی میئر سر فرینک براڈون اور دیگر بعض اہم شخصیتیں خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

آخر میں امام مسجد لنڈن نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اور حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ حضور کے مبارک، عظیم اور روح پرور وجود کی وجہ سے اس تقریب کی برکات میں بہت اضافہ ہو گیا۔

عید الاضحیہ کی مبارک تقریب پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احباب جماعت کے نام

لنڈن ۲۹ رجولائی۔ (بذریعہ تار) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عید الاضحیٰ کے موقعہ پر احباب جماعت کو مندرجہ ذیل پیغام دیا:

"تمام بھائیوں کو عید الاضحیہ مبارک ہو۔ میری صحت بفضلہ تعالیٰ ترقی کر رہی ہے لیکن قدرے بیماری ابھی باقی ہے احباب درد دل سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وہ حقیقی عید کا دن بھی دکھائے جبکہ تمام مذاہب پر اسلام کو فتح نصیب ہوگی۔"

(مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری)

لنڈن میں دُنیا بھر کے تمام براعظموں کے مبلغین اسلام کی عظیم الشان تاریخی کانفرنس

حسب اعلان ۲۲ تا ۲۴ جولائی دنیا کے تمام براعظموں کے مبلغین اسلام کی تاریخی کانفرنس لنڈن میں ہوئی۔

مقررہ تاریخ سے ایک روز پیشتر لنڈن سے خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حسب ذیل برقیہ ارسال فرمایا:-

پٹنی (لنڈن) ۲۱ رجولائی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ کے بعد کل پہلی مرتبہ دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تجاویز پر غور کرنے کے لئے لنڈن میں ایک نہایت اہم اور عظیم الشان کانفرنس شروع ہو رہی ہے کانفرنس میں امریکہ۔ عرب الہند۔ افریقہ اور یورپ سے قریباً تمام اہم ممالک میں متعین احمدی مبلغین شامل ہوں گے۔ ۲۴ رجولائی سے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی اس کانفرنس میں شامل ہو رہے ہیں۔

دوست کانفرنس کی نمایاں کامیابی اور اُس کے وسیع ترین کامیاب نتائج کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور درد دل سے دعا کریں (خلیفۃ المسیح)

کانفرنس کے پہلے دن کی کارروائی کی رپورٹ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے حسب ذیل دی ہے:-

لنڈن ۲۲ رجولائی (۱۰ بجکر دس منٹ شب) آج برطانیہ میں دنیا کے تمام براعظموں سے آنے والے مبلغین اسلام کی کانفرنس کی پہلے دن کی کارروائی کامیاب طور پر اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے باوجود اس کے کہ لمبی سفر سے کے لئے ڈاکٹر کے ساتھ وقت

سینما کے ضرر رساں پہلوؤں کی مختصر تشریح

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی کا ایک قیمتی مضمون عنوان بالا سے روزنامہ الفضل ربوہ میں شائع ہوا جس کی ابتدائی تمہیدی حصہ کو حذف کرنے کے بعد بقیہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (ادارہ بدر)

دراصل جہاں تک میں نے سوچا ہے۔ موجودہ سینما میں منجملہ اور باتوں کے تین خاص باتیں ایسی ہیں۔ جو اس کے مفید پہلوؤں پر پردہ ڈال کر اور اسکے فائدہ کے پہلو کو دبا کر اس کی مضرت اور نقصان کے پہلو کو بہت زیادہ غالب اور نمایاں کر دیتی ہیں۔ اور انہیں کی وجہ سے اس سے روکا جاتا ہے۔ یہ تین باتیں مختصر طور پر یہ ہیں:۔

(۱) پہلی بات یہ ہے کہ قطع نظر اس بات کے کہ کوئی فلم اپنی ذات میں اچھی ہے یا بری خود سینما ہال کا اندرونی اور بیرونی ماحول۔ اس کی ممنوعیت کی ایک واضح دلیل ہے۔ میں دوسرے ممالک کے متعلق تو کچھ زیادہ کہہ نہیں سکتا۔ لیکن کم از کم ہمارے ملک میں سینما ہال کا اندرونی اور بیرونی ماحول ایسی گندی صورت اختیار کر چکا ہے۔ کہ کوئی باغیرت اور شریف انسان جو اپنی غیرت اور شرافت کے ساتھ ہوش مند اور بیدار مغز بھی ہو اپنے بچوں کو سینما جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور چونکہ والدین کے اعمال کا تاثر لازماً بچوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اس لئے ہر دانا شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس صورت میں ماں باپ کو خود بھی سینما جانے سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ سینما کے ماحول کی خرابیاں اس ملک میں اتنی ظاہر اور عریاں ہو چکی ہیں۔ اور اس کے متعلق آئے دن اخبارات میں اتنے چرچے رہتے ہیں۔ کہ کوئی واقف کار شخص اس سے غافل نہیں رہ سکتا۔ بدنظری اور اغوا اور فحش گوئی اور ہاتھا پائی اور مارکٹائی کے واقعات ہمارے ملک کے سینما ہالوں کے اندر اور باہر اس کثرت سے وقوع پذیر ہوتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ نیکی تو درکنار شریف اور معمر والدین کو بھی ان سے پناہ مانگنی چاہیئے۔ یہ دلیل بے شک ایک منفی قسم کی دلیل ہے۔ لیکن ذیل کی دلیلوں سے مل کر اس کا وزن بھی اتنا بڑھ جاتا ہے۔ کہ اسے کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جب کسی محلہ میں اور خصوصاً کسی مسجد یا درسگاہ کے قریب کوئی نیا سینما بننے لگتا ہے۔ تو خود سینما کے شوقین بے چین ہو کر شور کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس کی اجازت نہیں ملنی چاہیئے کیونکہ ان کے دل گواہی دیتے ہیں۔ اور ان کا ضمیر پکارتا ہے۔ کہ ہم تو ڈوبے ہیں۔ کم از کم ہماری اولاد تو اس گند سے محفوظ رہے۔

(۲) سینما کی حرمت یا ممنوعیت کی دوسری وجہ اکثر فلموں کا کلی طور پر خلاف اخلاق اور گندہ ہونا ہے۔ فلموں میں قریباً برہنہ یا نیم برہنہ خوبصورت عورتوں کا ناز و ادا کے رنگ میں فلمی پردہ پر ظاہر ہونا عشق و محبت اور بوس و کنار کے عریاں اور حیا سوز مظاہرے اغوا کے واقعات کی کثرت۔ جائز خاوندوں سے غداری اور خفیہ دوستوں سے سازباز کے مناظر۔ قتل اور ڈاکہ اور نقب زنی اور چوری اور دھوکہ دہی اور فریب اور لوٹ مار کے نظارے وغیرہ وغیرہ ایسی چیزیں ہیں۔ جنہیں شائد یورپ و امریکہ کے مادہ پرست لوگ تو برا نہ سمجھتے ہوں (گو حقیقتاً یہ چیزیں ان کے لئے بھی زہر سے کم نہیں) مگر اسلامی ممالک میں رہنے والوں اور اسلامی تہذیب و تمدن رکھنے والوں کے لئے تو وہ ایک انتہا درجہ کا سم قاتل ہیں۔ اور خام طبیعتوں کے لئے تو اس زہر کا ایک قطرہ بھی اخلاق اور روحانیت کے جوہر ختم کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اور بالواسطہ طور پر یہ بات کونوا مع الصادقین کے حکم ربانی کے بھی خلاف ہے۔ کیونکہ سینما میں بھی ایک نوع کی معیت ہوتی ہے غالباً ہند و پاکستان کے وسیع خطہ میں نوخیز نوجوانوں یعنی مرد و زن ہر دو کے خیالات کو بگاڑنے اور گندے رستہ پر ڈالنے میں جتنا حصہ سینما کی حیا سوز فلموں نے لیا ہے۔ اور کسی چیز نے نہیں لیا۔ انسان فطرتاً نقّال واقع ہوا ہے۔ اور اپنے ماحول کے گندے اور حیا سوز نظاروں سے وہ بہت جلد متاثر ہو کر اسی رو میں بہنے لگتا ہے۔ اور جب اس کے پاؤں ایک دفعہ اکھڑتے ہیں۔ تو پھر الا ماشاء اللہ دوبارہ نہیں جمتے۔ اور وہ گویا خواب خرگوش میں مبتلا ہو کر ہلاکت کے سمندر کی طرف جلد جلد بہتا چلا جاتا ہے کاش لوگ اس خطرہ کو سمجھیں۔

(۳) سینما کے منع کئے جانے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ بعض فلمیں بے شک اپنی ذات میں تو مفید اور علمی رنگ رکھتی ہیں۔ اور مختلف میدانوں کی نئی نئی ایجادوں کو عوام کے سامنے لانے میں بہت اچھا کام کر سکتی ہیں مگر بدقسمتی سے سینما کے ارباب حل و عقد پبلک مذاق کو دیکھتے ہوئے ان فلموں کے اندر بھی کچھ کچھ وقفہ پر عشق و محبت کے مناظر جوڑ دیتے ہیں۔ تاکہ اصل فلم کی سنجیدگی کو یہ درمیانی نظارے ایک قسم کی رنگینی اور کشش دے دیں۔ تجارت کے اصول کے ماتحت یہ طریق بے شک بہت کامیاب رہتا ہے۔ مگر اس کا نتیجہ اس کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ کہ زہر کی گولی کھانڈ کے پردے میں لپیٹ کر زیادہ آسانی کے ساتھ حلق میں اُتر جاتی ہے۔ اور پھر معدہ کے اندر پہنچ کر لازماً وہی کام کرتی ہے۔ جو ایک زہر کیا کرتا ہے۔ یا جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ یوں کہہ سکتے ہیں۔ کہ ایسی منافق اور دوغلی فلمیں اس شربت یا دودھ کے گلاس کا حکم رکھتی ہیں۔ جس میں کچھ نجاست بھی ملا دی گئی ہو۔

الغرض یہ وہ تین خاص وجوہات ہیں جن کے نتیجہ میں آجکل کی فلمیں اور آج کل کی سینما بینی اخلاقی اور روحانی لحاظ سے زہر قرار پاتی ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دوربین آنکھ نے آج سے بیس سال قبل اس کے اس زہر کو دیکھ کر اس کی حرمت کا فتویٰ دیا تھا۔ مگر افسوس ہے کہ جیسا کہ سنا جاتا ہے بعض احمدی نوجوان بھی سینما کی ملمع سازی سے دھوکا کھا کر اس میدان میں چور بازاری سے کام لے رہے ہیں۔ اور داؤ لگا کر سینما جاتے رہتے ہیں۔ وہ صرف اپنے ہی خلاف نہیں کرتے۔ بلکہ اپنے امام کے بھی نافرمان ہیں۔ جماعت کی تنظیم کو بھی توڑتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ایک زہر کھا رہے ہیں۔ جو ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے ان کے لئے بالآخر ہلاکت کا پیش خیمہ ثابت ہوگا۔ بیشک جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ بلکہ ایک مفید اور علمی ایجاد ہے۔ جس سے مختلف علوم کی ترقی میں بہت فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اُس نجاست کے ڈھیر سے کس طرح نجات حاصل کی جائے۔ جو موجودہ زمانہ کی بدمذاقی یا بداخلاقی نے اس کے اندر شامل کر دیا ہے؟ میری رائے میں فی الحال اس سوال کا جواب دو طرح ہو سکتا ہے۔

اول۔ یہ کہ بعض تعلیمی ادارے جنہیں توفیق ہو وہ ایک طرف موجودہ سینما کے نقصانات کو اپنے طلباء میں اچھی طرح واضح کریں اور بار بار کرتے رہیں۔ اور دوسری طرف انہیں سینما بینی سے روک کر ان کے لئے سکولوں میں اپنی نگرانی کے ماتحت پروجیکٹروں کے ذریعہ ایسی مفید اور علمی فلموں کے دکھانے کا انتظام کریں۔ جو مخرب اخلاق اور حیا سوز مناظر سے کلی طور پر پاک ہوں۔ اس طرح بچوں کی تفریح کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ اور وہ نئی نئی مفید فلموں سے فائدہ بھی اٹھا سکیں گے۔ مگر یہ احتیاط بہر حال ضروری ہوگی کہ اس کی کثرت کو بہر صورت روکا جائے۔ ورنہ فلم بینی ایسی بلا ہے کہ اگر اس کی لت پڑ جائے۔ تو پھر اس عادت میں ایک نشہ سا پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اس کے بعد شراب کی طرح "چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی"

دوم۔ ملک میں حکومت یا اصحاب ثروت کی طرف سے ایسی کمپنیاں قائم کی جائیں۔ جو اس عزم اور اس پختہ عہد کے ماتحت قائم ہوں کہ صرف اور خالصۃً اور کلیتاً علمی اور مفید فلموں کا مظاہرہ کریں گی۔ میں نے سنا ہے کہ یورپ اور امریکہ میں بعض ایسی کمپنیاں موجود ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اس ملک میں بھی وہ قائم نہ کی جا سکیں۔ شروع میں بے شک مشکل پیش آئے گی۔ اور غالباً کچھ مالی نقصان بھی اُٹھانا پڑے گا۔ کیونکہ ایسی قائم شدہ بداخلاقی کا مقابلہ آسان نہیں ہوتا۔ لیکن عزم اور حسن انتظام اور مناسب پروپیگنڈا کے ذریعہ بالآخر اس مشکل پر غلبہ پایا جا سکتا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑی ملکی خدمت ہوگی جس کے ذریعہ قوم کے نونہالوں کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچایا جا سکے گا۔

میں تفریح یعنی Recreation اور Relaxation کی اہمیت کا ہرگز منکر نہیں بلکہ دن بدن اس کی ضرورت کا زیادہ قائل ہوتا جاتا ہوں۔ ہماری زندگیاں اسقدر پیچیدہ اور تکلفات سے آنی ہو... ہیں کہ اگر جائز اور مفید تفریح کا انتظام نہ کیا گیا تو کام کرنے والے لوگوں کے اعصاب تباہ ہو کر رہ جائیں گے۔ اسلئے ہمارے سامنے یہ ایک اہم سوال ہے کہ اگر ہم ایک طرف سینما سے روک کر لوگوں کے اخلاق کو خراب ہونے سے بچائیں تو دوسری طرف ان کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مختلف مذاق کے لوگوں کیلئے جائز تفریح کا سامان بھی مہیا کریں۔ بیشک یہ ایک مشکل کام ہے مگر ترقی کرنے والی قوموں کو مشکل مراحل میں سے بھی اپنا راستہ نکالنا ہی پڑتا ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا اصل بات جو میں اپنے نوجوان عزیزوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آجکل کی سینما بینی ایک خطرناک زہر ہے وہ ہر حال میں اس سے بچیں ورنہ مادی دنیا کے مادی شخص کی طرح وہ ہر لمحہ اپنے دل و دماغ میں زہر بھرتے چلے جائیں گے۔ اور گو اس کا مخفی نتیجہ ساتھ ساتھ ہی نکل رہا ہے۔ مگر ظاہر نتیجہ اسوقت نکلے گا جب یہ زہر ان کے اخلاق اور روحانیت کو ماؤف اور معطل کر کے رکھ دے گا۔

میں اپنی رو میں اپنی طاقت سے زیادہ لکھ گیا ہوں۔

ورنہ میری موجودہ صحت چند سطروں سے زیادہ لکھنے کی اجازت نہیں دیتی۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت اور خدمت اور برکت کی زندگی عطا کرے اور اس زمانی عبادت کے ماتحت جو ہمارے رسول کو اور حضور کی رسالت سے حضور کی اُمت

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مبلغین کا قریباً ساڑھے تین ہزار میل تبلیغی سفر۔ سولہ بیعتیں

درس و تدریس تعلیم و تربیت۔ بارہ سو افراد کی تبلیغ بذریعہ ملاقات

ہزاروں اشخاص کو تبلیغ بذریعہ لیکچرز۔ ۶۰۰ ٹریکٹوں اور رسالوں کی تقسیم

— (تبلیغی رپورٹ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان بابت ماہ جون ۱۹۵۵ء) —

(۱)

یہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان سے ہم ذیل میں مبلغوں کی تبلیغی مساعی کا خلاصہ پیش کر رہے ہیں۔ تبلیغ کا کام کتنا کٹھن اور دشوار ہے۔ اس کا اندازہ یا تو باہر گئے مبلغین لگا سکتے ہیں یا پھر وہ لوگ جنہوں نے مبلغین کی تبلیغی سرگرمیوں کا قریب سے جائزہ لیا ہو۔ بسا اوقات ہمارے مبلغین کو گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ مار کھانی پڑتی ہے۔ اور کئی قسم کے آوازے ان پر کسے جاتے ہیں۔ اور وہ بے چارے اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر گالیاں دینے والوں۔ مارنے والوں اور آوازے کسنے والوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے مطابق دل سے دعائیں دیتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی منظور احمد صاحب مبلغ مسکرا یوپی کو غیر احمدیوں نے فحش گالیاں دیں جسے انہوں نے صبر اور دعا سے برداشت کیا۔ مولوی عبد اللطیف مبلغ سندہ برار لی کشمیر کے خلاف ارد گرد کے غیر احمدیوں نے سخت ہنگامہ بپا کیا اور کئی قسم کی دھمکیاں دیں۔ بائیکاٹ کے منصوبے بنائے گئے۔ مگر مقامی حکام اور معززین کی بروقت مداخلت نے ان تمام منصوبوں کو ناکام بنا دیا۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ہم ایک ایسے عظیم ملک کے باشندے ہیں جہاں کی گورنمنٹ سیکولر گورنمنٹ ہے اور جہاں ہمیں پوری پوری مذہبی آزادی اور تبلیغی سہولیات میسر ہیں۔ اور ہماری گورنمنٹ اس قسم کے مذہبی تعصب کو برداشت نہیں کرتی

خاص امور۔ عرصہ زیر رپورٹ میں

(۱) بمبئی میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل کی کوششوں سے بمبئی کے ماحول کے پیش نظر انگریزی بولنے اور انگریزی میں تقریر کی مشق کرنے کے لئے ایک نئی مجلس کا قیام عمل میں آیا جس کا نام "THE AHMADIYA LITERARY & CULTURAL SOCIETY" رکھا گیا ہے۔ اس کے لئے ہفتہ واری اجلاس کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں انگریزی تفسیر القرآن۔ ترجمہ احادیث بزبان انگریزی پڑھنے کے علاوہ مختلف موضوعات پر انگریزی میں تقاریر کی مشق کی جلیا کرے گی۔ اور مقامی انگریزی دان احمدی دوست اس میں حصہ لیں گے۔

(۲) مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سونگڑہ (اڑیسہ) کی کوششوں سے وہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ نے ایک تبلیغی پروگرام بنا کر ارد گرد کے دیہات کا دورہ کیا۔ اور ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ جلسے کئے اور لٹریچر تقسیم کیا۔ خدام الاحمدیہ کی یہ مساعی قابل مبارکباد ہیں۔ اس پروگرام میں مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ کٹک نے بھی حصہ لیا۔ اس وفد نے پچاس میل کا سفر (جس میں سے اہم میل پیدل سفر تھا) کر کے ہندوستان بھر کی مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریک کی ہے کہ وہ بھی ایسے ہی پروگرام بنا کر تبلیغی دورے کریں۔ اور مبلغین اور مرکز کا ہاتھ بٹائیں۔ ہندوستان کی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ وہ مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ کی تقلید کریں گی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق بخشے۔

(۳) مولوی منظور احمد صاحب مبلغ مسکرا وراٹھ نے "سیرت پیشوایان مذاہب" کا ایک شاندار جلسہ منعقد کر کے ایک اچھی مثال پیدا کی ہے۔ اس علاقہ کے سرکردہ اور معززین نے اس جلسہ میں شرکت کی اور تقریریں کیں۔ ہماری جماعت ہر سال ہندوستان بھر میں ایسے جلسے منعقد کرتی ہے۔ جس میں ہندوستان کے معروف مذاہب کے پیشوایان کی سیرت و سوانح بیان ہوتے ہیں۔ اور وہ نظارہ بہت ہی محبت افزا ہوتا ہے۔ جب حضرت کرشنؑ کی سیرت ایک مسلمان مقرر بیان کرتا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت ایک ہندو مقرر بیان کر رہا ہوتا ہے نظارت مذاہب سابق ہندوستان بھر میں یہ جلسے منعقد کرنے کا پروگرام مرتب کر رہی ہے اور امید ہے کہ ماہ ستمبر میں ہندوستان کی تمام جماعتیں مختلف تواریخ پر یہ جلسے منعقد کر سکیں گی۔ یہ پروگرام چند دنوں کے اندر جماعتوں کو بھجوا دیا جائے گا۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ اور اپنی اپنی جگہ تقریری پروگرام مرتب کر کے غیر احمدی اور غیر مسلم شرفاء کو دعوت شرکت دیں۔

(۴) عرصہ زیر رپورٹ میں جمبہ شہر میں ایک نیا تبلیغی مرکز کھولا گیا ہے۔ یو پٹھانکوٹ سے قریباً ایک میل شمال میں واقع ہے۔ یہاں اس سے پہلے کوئی مبلغ نہ تھا۔ مولوی عبد الحق صاحب اس مرکز کے انچارج ہیں جنہوں نے گذشتہ آٹھ برس قادیان میں رہ کر تعلیم حاصل کی ہے۔ اسی سال وہ مولوی فاضل کا امتحان دینے والے تھے۔ مگر بعض وجوہ سے امتحان میں شریک نہ ہو سکے اور امید ہے کہ وہ اسی سال امتحان دیں گے تمام دوست ان کی امتحان مولوی فاضل اور تبلیغ میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

(۵) مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ کنہ پورہ کشمیر کی کوششوں سے کنہ پورہ کی غریب جماعت نے پچاس روپیہ چندہ جمع کر کے وہاں لائبریری کھولنے کا انتظام کیا ہے تا اس سے احمدی اور دوسرے لوگ فائدہ اٹھا سکیں۔ ہماری تمام جماعتوں میں لائبریریوں کا قیام نہایت ضروری ہے۔ ہمارے مبلغین کا فرض ہے کہ وہ ہر جگہ دوستوں میں تحریک کر کے لائبریریوں کے لئے مقامی طور پر انتظام کریں۔ اس سلسلہ میں مبلغین کرام کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ مرکز سے وقتاً فوقتاً انہیں جو کتب بھجوائی جاتی ہیں۔ اور ان کے نام باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ مولوی شیخ حمید اللہ صاحب کی یہ مساعی ہمارے دوسرے مبلغین کے لئے مشعل راہ ہونی چاہئیں۔ اور جس طرح شیخ حمید اللہ صاحب نے سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جلسہ سالانہ ۵۴ء کی تقریر کی تعمیل میں لائبریری کے قیام کی کوشش کی ہے۔ دوسری جماعتوں اور مبلغین کو بھی کرنی چاہیئے۔

(۶) کیمبل پور پاکستان کے ڈسٹرکٹ جج صاحب اور راولپنڈی کے سول جج صاحب نے حال ہی میں ہماری جماعت کے "غیر اسلامی" ہونے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے مقابلہ پر ڈسٹرکٹ جج صاحب لائلپور کا ایک فیصلہ نظارت ہذا نے ٹریکٹ کی صورت میں شائع کیا ہے جس میں فاضل جج نے متحدہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے فیصلہ جات کے حوالہ سے یہ فیصلہ دیا تھا کہ احمدی مسلمان ہیں اور مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ہیں۔ یہ فیصلہ ٹریکٹ کی صورت میں "احمدی مسلمان ہیں" کے عنوان سے آٹھ صفحات پر طبع ہو چکا ہے۔ اس کی قیمت برائے نام ایک آنہ فی کاپی رکھی گئی ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر اسے تقسیم کریں۔ کیمبل پور اور راولپنڈی کے ججوں کے فیصلہ جات کے خلاف پاکستان میں ہماری جماعت کی طرف سے ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہو رہی ہے۔

اب ماہانہ تبلیغی کارگذاری کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے :-

۱۔ **صوبہ بمبئی۔** صوبہ بمبئی میں مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج دار التبلیغ بمبئی کے زیر نگرانی مولوی مبارک علی صاحب فاضل نی التفسیر ہبلی میں اور مولوی فیض احمد صاحب نند گراہ اور بلگام کے علاقوں میں مصروف عمل رہے۔ ہر سہ مبلغین نے ڈیڑھ ہزار میل کا تبلیغی سفر کیا۔ سوا سو افراد کو تبلیغ کی اور ۲۰۰ ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ غیر احمدی معززین اور شرفاء کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب بغرض مطالعہ دیں۔ بمبئی میں شتی نوحؑ کے روزانہ درس کے علاوہ بچوں اور بڑوں کی تعلیم کا انتظام رہا۔ یہاں مولانا امینی صاحب کے ذریعہ احمدیہ لٹریری اینڈ کلچرل سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ ہبلی میں قرآن کریم اور سراج منیر کا درس ہوتا رہا۔ نند گراہ میں ہر جمعہ کو حدیث شریف کا درس ہوا۔ مولوی امینی صاحب نے نند گراہ۔ بلگام اور ہبلی کا دورہ کر کے ہر سہ مقامات کے معززین سے ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ ہماری جماعت کے زیر اہتمام ہر سال سیرت النبیؐ کے جو جلسے منعقد کئے جاتے ہیں مولوی صاحب موصوف نے بلگام کی جامع مسجد کے امام مولوی نجم الدین صاحب سے اس جلسہ میں تقریر کرنے کی تحریک کی جسے مولوی نجم الدین صاحب نے منظور فرما لیا فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

۲۔ **ریاست حیدرآباد دکن۔** مولوی حکیم محمد الدین صاحب انچارج دار التبلیغ حیدر آباد دکن کی نگرانی میں مولوی فضل الدین صاحب نے حیدر آباد شہر میں۔ مولوی سراج الحق صاحب نے تیماپور میں اور مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے جنت کنٹہ میں تبلیغی مساعی جاری رکھیں۔ مولوی فضل الدین صاحب اور مولوی سراج الحق صاحب مقامی طور پر (باقی صفحہ پر)

درخواست دعا۔ مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ ابراہیم پور بنگال گذشتہ ماہ جب کہ تبلیغی دورہ پر باجت پور گئے ہوئے تھے تو غیر احمدیوں نے محض احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے انہیں اور ان کے بعض دوسرے احمدی ساتھیوں کو مارنے کی کوشش کی اور کچھ افراد نے انہیں گھیر لیا۔ مگر بعض شریف الطبع غیر احمدیوں نے انہیں محفوظ مقام پر پہنچا دیا اور وہ بڑی مشکل سے جان بچا کر واپس لوٹے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین کو مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور مخالفین کو ہدایت فرمائے۔

متحدہ ہندوستان کی اعلیٰ عدالتوں کے فیصلہ جات

"احمدی مسلمان ہیں"

(از چوہدری مبارک مصلح صاحب فاضل مبلغ دہلی)

ماہ جون ۱۹۵۵ء میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج راولپنڈی نے ایک دیوانی مقدمہ کے سلسلہ میں یہ ریمارک دیتے ہوئے کہ نعوذ باللہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شانِ ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں (کیونکہ احمدی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیض کے قیامت تک جاری رہنے کے قائل ہیں) اس لئے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ اور اس طرح ایک احمدی خاتون کو اُس کے جائز حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ فیصلہ کہاں تک تعصب اور جنبہ داری سے بالا رہ کر کیا گیا ہے اس کو ہم حوالہ خدا کرتے ہیں۔ مگر مخالفین احمدیت کی حالت اور بھی قابلِ رحم ہے۔ کہ بعض جرائد نے اس فیصلہ کی آڑ لے کر جماعت کے خلاف خوب زہر اُگلا ہے۔ بلکہ بعض جگہ غیر ذمہ دار افراد اور اخبارات نے اس خبر کو سارے پاکستان کا فیصلہ قرار دے کر اس امر پر مُہر لگانے کی کوشش کی ہے۔ کہ بس اب تو احمدیوں کے غیر مسلم ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہا

حقیقت یہ ہے کہ کسی کو مسلم یا غیر مسلم قرار دینا خدا تعالےٰ کے روحانی قانون کا کام ہے۔ مگر جب معاندین احمدیت نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ اور اُس کے پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار سے تو اس مسئلہ میں دھکے ملتے ہیں اور احمدیوں کو کافر قرار دینے کے لئے نہ قرآن اور نہ ہی حدیث سے کوئی سند ملتی ہے تو انہوں نے خدا اور اسکے رسول کی عدالت سے منہ موڑ کر دنیاوی عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ یہی عنصر کچھ عرصہ پیشتر پاکستانی اعلیٰ عدالت کے دو فاضل ججوں کے سامنے فقط مسلمان کی تعریف میں جس علمی لیاقتی کا ثبوت دے چکا ہے۔ وہ سب پر عیاں ہے علماء کی اس قابل رحم حالت پر ماتم کرتے ہوئے اسی اعلیٰ عدالت کے فاضل جج یہ رائے قائم کرنے پر مجبور ہوئے:۔

"دیوبندیوں کے فتوے (ج۔ ۴۔ ۵۰۔ ۷۔ ۴) جس میں اثنا عشری شیعوں کو کافر قرار دیا گیا ہے۔ شیعوں کے نزدیک تمام سُنّی کافر ہیں۔ اور اہلِ قرآن یعنی وہ لوگ جو حدیث کو غیر معتبر سمجھتے ہیں اور واجب العمل نہیں مانتے متفقہ طور پر کافر ہیں۔ اور یہی حال آخر المکفرین کا ہے۔ اس تمام بحث کا آخری نتیجہ ہے۔ کہ شیعہ سُنّی۔ دیوبندی۔ اہل حدیث اور بریلوی لوگوں میں سے کوئی بھی مسلم نہیں"۔ (تحقیقاتی رپورٹ لاہور صفحہ ۲۳۶)"

گویا جن ہتھیاروں سے مولوی صاحبان جماعت احمدیہ پر وار کرنا چاہتے تھے کورٹ کی تحقیق نے ان پر یہ واضح کیا کہ دین کے ٹھیکہ دارو! اس وار سے تو خود تمہارا بھی کچھ نہیں رہتا۔

اگرچہ جماعت احمدیہ کو اپنے مسلمان ہونے کی سند دنیاوی عدالتوں سے حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جماعت احمدیہ جس کو خدا اور اُس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہ صرف حقیقی مسلمان بلکہ مثیل صحابہؓ ہیں۔ جن کے قول و فعل نے ثابت کر دکھلایا ہے کہ آخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا کی مصداق صرف اور صرف یہی جماعت ہے اُس کے متعلق دنیا کی عدالتیں ہزار خارج از اسلام کے فیصلے صادر کرتی رہیں۔ وہ آخر اپنے کئے پر خود ہی شرمندہ ہوں گی مگر چونکہ معاندین احمدیت اور ہندوستان کے بعض غیر ذمہ دار اخباروں نے بھی عدالت کے اِس فیصلہ کی آڑ میں ہمارے خلاف بھولے بھالے مسلمانوں کو بھڑکانے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کے جواب میں متحدہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں نیز پاکستان کی دوسری اعلےٰ عدالتوں کے فیصلہ جات ان کے سامنے پیش کئے جاویں تاکہ اہلِ انصاف احباب دیکھ سکیں۔ کہ دین کے ان ٹھیکہ داروں میں کہاں تک حق گوئی اور حق پسندی کا مادہ ہے

(۱) جناب شیخ عبدالحمید صاحب اصغر۔ بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی۔ پی۔ سی۔ ایس ڈسٹرکٹ جج لائلپور (پاکستان) ایک احمدی کے خلاف دائر کردہ دیوانی مقدمہ کے فیصلہ کی اپیل کے سلسلہ میں متحدہ ہندوستان کی ہائیکورٹوں کے فیصلہ جات کا حوالہ دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"...... اِس بارہ میں بعض علماء کے خیالات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ہائیکورٹیں وقتاً بعد وقتٍ یہ فیصلہ دے چکی ہیں کہ احمدی غیر مسلم قرار نہیں دیا جا سکتا۔ بعض امور میں عقائد کے متعلق اہم اختلافات ہونیکے باوجود ہم کسی طرح بھی احمدیوں کو غیر مسلم نہیں کہہ سکتے...."

(ترجمہ از فیصلہ انگریزی بر اپیل دعوےٰ ۱۲/۵ جس کو چوہدری محمد علی صاحب مجسٹریٹ درجہ اول لائلپور نے ایک احمدی کے حق میں خارج کیا تھا)

(ب) ترجمہ از فیصلہ بزبان انگریزی از چوہدری محمد علی صاحب سب جج درجہ اول لائلپور (پاکستان)

"احمدیت کوئی الگ مذہب نہیں ہے احمدی خود مسلمانوں کا ایک فرقہ ہیں۔ جیسا کہ ۳۷ انڈین کیسز صفحہ ۶۵ (37 Indian Cases Page No 65) میں قرار دیا گیا ہے اور ایک مسلمان جب اس فرقے میں شامل ہوتا ہے تو وہ مرتد نہیں ہو جاتا۔ علاوہ ازیں ۱۴۴ انڈین کیسز صفحہ ۶۵۸ لاہور (144 Indian Cases Page 658) میں قرار دیا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی واحدانیت اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام رسالت میں یقین رکھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ احمدی واضح طور پر توحید باریتعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر یقین رکھتے ہیں۔ اسلئے وہ مسلمان ہیں اور جو شخص فرقہ احمدیہ میں شامل ہو جائے اُس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اُس نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا ہے"۔

(فیصلہ پاکستانی اعلیٰ عدالت)

ان فیصلہ جات کو مدنظر رکھ کر اب اہلِ نظر خود ہی فیصلہ فرما دیں کہ ایک ہی ملک کی عدالتوں کے فیصلہ جات میں کس قدر زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تصویر کا دوسرا رخ سامنے آنے کے بعد ہم یہ امید تو نہیں کر سکتے۔ کہ علماء اپنے رویہ میں تبدیلی کریں۔ بلکہ ان کے سامنے تو پہلے ۲۲

۲۲ ہی سے اس مسئلہ کا دوسرا پہلو بھی موجود ہے اور وہ دیدہ دانستہ حق کا خون کرتے ہوئے اپنے سیاسی اقتدار کی خاطر یہ کھیل کھیل رہے ہیں۔ اور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ کی خبر صادق کے ماتحت اپنا پارٹ ادا کر رہے ہیں مگر کیا ہم اُن مدیرانِ اردو جرائد سے توقع رکھ سکتے ہیں جنہوں نے اس فیصلہ کو ہوا دی تھی۔ کہ وہ اب صحافتی دیانت کا ثبوت دیتے ہوئے ہمارے پیش کردہ فیصلہ جات کو بھی اپنے جرائد میں جگہ دیں گے۔

(دیدہ باید)

سکھ مسلم خوشگوار تعلقات

جماعت احمدیہ کلکتہ کی تبلیغی رپورٹ کا ایک حصہ

(از سید بدرالدین احمد صاحب کلکتہ)

مکرم عباد اللہ صاحب گیانی کے انجز یز و اقارب سے ملاقات کیلئے کلکتہ آنے پر جماعت کی تحریک پر سکھ صاحبان نے بڑی خوشی کے ساتھ موصوف کے لیکچروں کا انتظام کر دیا۔ بلکہ سکھ لٹریچر کا ایسا عالم اور سپیکر مہیا کرنے پر ہمارا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔

۲۲/۶/۵۵ کو مکرم مولانا محمد سلیم صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ گیانی صاحب کو ساتھ لے کر بھوانی پور گئے۔ اور وہاں سکھوں کے پنجابی روزنامہ "دیش درپن" کے دفتر میں اس کے نیجر سردار رگھبیر سنگھ اور سب ایڈیٹر سے ملاقات کی (ایڈیٹر صاحب کلکتہ سے باہر گئے ہوئے تھے) تقریباً ایک گھنٹہ تک بڑی ہی خوشگوار اور محبت آمیز فضاء میں تبادلۂ خیالات ہوتا رہا اخبار مذکور نے گیانی صاحب کے ورود کلکتہ کی خبر شائع کی۔ نیز یہ بھی اعلان کیا کہ آپ سکھوں کے زیر اہتمام لیکچر بھی دیں گے لہذا خاص طور پر سکھ صاحبان کو ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

۲۵/۶/۵۵ کی شام کو سکھ کلچرل سنٹر کے جنرل سیکرٹری کیپٹن بھاگ سنگھ صاحب مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کے مکان پر یہ استدعا لے کر آئے کہ کل بروز اتوار اُن کے سنٹر واقعہ جونگی میں دن کے بارہ بجے "اسلام اور سکھ ازم کی ایکتا" کے مضمون پر گیانی صاحب لیکچر دیں جسے قبول کر لیا گیا۔ چنانچہ اس موضوع پر تقریباً پون گھنٹہ تک گیانی صاحب نے لیکچر دیا جس سے تمام سکھ مرد و زن بہت ہی متاثر ہوئے۔ ایک احمدی مسلمان کا تبحر علم اور سکھ لٹریچر کا اس قدر وسیع مطالعہ حاضرین کے لئے شدید حیرت اور استعجاب کا موجب تھا۔

لیکچر کے بعد سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا جس پر سامعین نے پہلے تو نفس مضمون کے متعلق سوالات کئے اور گیانی صاحب نے مدلل جوابات دیئے۔ لیکن پھر اسلام و حدیث کے بارہ میں عام سوالات کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس پر مولانا محمد سلیم صاحب فاضل نے نہایت دلآویز پیرائے میں بے حد لطیف اور مؤثر جوابات دیئے (باقی صفحہ ۸ پر)

تبلیغی رپورٹ بابت ماہ جون بقیہ صفحہ ۵

تبلیغ کرتے رہے۔ اور دونوں مبلغین نے ۳۲۱ میل کا سفر کیا۔ حکیم صاحب نے آٹھ تاجروں سے جو ان کے مستقل زیر تبلیغ ہیں ملاقات کر کے مختلف مسائل پر گفتگو کی اور ۱۲ معززین کو ڈاک کے ذریعہ لٹریچر بھجوایا اور آصفیہ لائبریری حیدرآباد کے لئے اپنی گرہ سے چندہ ادا کر کے چھ ماہ کے لئے بدر جاری کروایا۔ حکیم صاحب نے حیدرآباد سے ظہیر آباد کے سفر میں متعدد عوام اور سرکاری افسران سے ملاقات کر کے پیغام حق پہنچایا۔ حیدرآباد میں مولوی فضل الدین صاحب درس و تدریس کا کام کرتے ہیں اور باوجود پیرانہ سالی کے احمدیوں کے گھروں میں پہنچ کر ان کے بچوں کو دینی تعلیم دیتے ہیں اور مستورات میں درس دیتے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ تیما پور میں مولوی سراج الحق صاحب نے قرآن کریم۔ حدیث شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس جاری رکھا۔ ہر سہ قسم کا درس ہفتہ میں دو بار ہوتا رہا۔ چنت کنٹہ میں مولوی بشیر احمد صاحب خادم قرآن کریم اور حقیقۃ الوحی کا درس صبح و شام دیتے رہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں حکیم صاحب کے ذریعہ ایک۔ مولوی سراج الحق کے ذریعہ ایک اور جماعت تیما پور کے ذریعہ چار بیعتیں ہوئیں۔ ریاست حیدرآباد کے مبلغین نے مجموعی طور پر تین سو سے زائد افراد کو تبلیغ کی۔

۲۔ بنگال و اڑیسہ ان ہر دو صوبجات کی تبلیغ کے انچارج مولانا محمد سلیم صاحب فاضل کلکتہ ہیں۔ جو دار التبلیغ کلکتہ کے بھی انچارج ہیں ان کے ماتحت سات مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اس ماہ تمام مبلغین نے ۲۵۶ میل کا تبلیغی سفر کیا۔ اور دو صد سے زائد اشخاص کو تبلیغ کرنے کے علاوہ چار سو کے قریب ٹریکٹ اور رسالے تقسیم کئے۔ جماعت سونگرہ کی مجلس خدام الاحمدیہ نے جو تبلیغی مساعی کر کے ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچایا اور مجموعی طور پر سینکڑوں میلوں کا سفر کیا وہ اس کے علاوہ ہے۔

کلکتہ میں مولوی محمد سلیم صاحب فاضل نے سکھ کلچرل سنٹر میں اسلام اور احمدیت کے متعلق بعض سوالات کا جواب تفصیل کے ساتھ دو گھنٹوں میں دیا۔ ایک عیسائی پادری سے دو گھنٹہ گفتگو کی اور پندرہ کے قریب غیر احمدی اور غیر مسلم معززین سے عند الملاقات تبلیغی گفتگو کی۔ احمدیہ دار التبلیغ میں قرآن کریم کا درس دیا۔ اور اپنی علالت کے باوجود سنگرہ۔ بھوانی پور اور ہوڑہ کے علاقوں کا دورہ کیا۔ سکھوں کے روزنامہ پنجابی اخبار دیش درپن کے دفتر میں جا کر اخبار کے منیجر اور سب ایڈیٹر کو تبلیغ کی۔ اور کئی تاجروں سے مل کر گفتگو کی۔ ملک شام کے ایک صاحب محمد یاسین الغلو جو بعض عربی اخباروں کے نامہ نگار ہیں سے ملاقات کر کے انہیں انگریزی لٹریچر دیا۔ دو مقامی ڈاکٹروں اور پانچ تاجروں سے خاص طور پر ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ اور اسلامیہ سکول نیز اسلامیہ کالج کے طلباء کو لٹریچر دیا۔ مولوی صاحب موصوف کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کینڈرہ پاڑہ (اڑیسہ) میں مولوی حمید صمصام الدین صاحب مبلغ و معلم کا کام کرتے ہیں۔ سونگرہ سے خدام الاحمدیہ کا جو تبلیغی وفد دورہ پر گیا تھا۔ اس کا جلسہ سید صاحب کی صدارت میں ہوا سید صاحب نے بعض سنجیدہ اور معزز غیر احمدیوں نیز طلباء کو لٹریچر دیا۔ اور ایک مقامی سکول کے ڈاکٹر صاحب سے مسئلہ نبوت پر گفتگو کی۔ اور احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتے رہے۔

کیرنگ میں مولوی محسن خان صاحب معلم دعوت اور اسلام میں اختلافات کے آغاز کا درس دیتے رہے۔ اس جماعت کے بارہ افراد تبلیغ کے لئے مضافات میں گئے۔ کیرنگ کے تین افراد نے بیعت کی۔

سونگرہ میں مولوی محمد موسیٰ صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ کو تحریک کر کے اور تبلیغی وفد بنا کر ہمراہی سید غلام مہدی صاحب ناصر اردگرد کے متعدد دیہات کا دورہ کیا۔ اس وفد نے اکیالیس میل پیدل اور نو میل موٹر پر سفر کیا اور ہزاروں افراد کو تبلیغ کی۔ بعض مقامی تنازعات کا فیصلہ کیا۔ سونگرہ کے محلہ کوسمی اور گوپال پور میں قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس ہوتا رہا۔

کٹک کے مبلغ سید غلام مہدی صاحب ناصر اس ماہ کا اکثر حصہ سونگرہ میں رہے اور خدام الاحمدیہ سونگرہ کے ساتھ مل کر بیس میل لمبے علاقہ کا دورہ کیا۔ اور کینڈرہ پاڑہ کے ایک جلسہ میں تربیتی تقریر کی۔ محی الدین پور میں درس دیا اور خدام الاحمدیہ کو باقاعدہ تعلیم دیتے رہے۔ کٹک کی جماعت کے ذریعہ ایک شخص نے بیعت کی۔

کوٹ پڑہ ضلع کٹک کے مبلغ سید لطف عمر صاحب اس ماہ کا اکثر حصہ رخصت پر رہے۔ بقیہ عرصہ اپنے علاقہ کی جماعتوں میں حدیث شریف اور کتب سلسلہ کا درس دیتے رہے۔ اور چھوٹے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتے رہے۔ چھ مستقل زیر تبلیغ افراد کے علاوہ پانچ افراد سے انفرادی ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اور مرکزی تحریکات کی کامیابی کے لئے سرگرم عمل رہے۔ اور خدام الاحمدیہ کوٹ پڑہ کے اجلاس میں شرکت کر کے خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

مولوی عبید الرحمن صاحب فانی سالار بنگال میں اور مولوی عبد المطلب صاحب ابراہیم پور بنگال میں مصروف تبلیغ رہے۔ اور ہر دو نے ۱۳۵ افراد کو تبلیغ کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اول الذکر مبلغ مقامی طور پر احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیتے رہے۔ بخاری شریف اور قرآن کریم کا درس بھی دیا۔ مولوی عبد المطلب صاحب نے گذشتہ ماہ اپنے خرچ پر ایک طویل دورہ کر کے دو نئی جماعتوں کا قیام کیا تھا۔ اور ان کا بجٹ بنا کر مرکز میں بھجوایا تھا۔ (باقی)

سکھ مسلم تعلقات بقیہ صفحہ ۶

جس سے حاضرین پر اسلام و احمدیت کی عظمت و صداقت کا خاص اثر ہوا۔ یہ سلسلہ تقریباً دو گھنٹہ تک جاری رہا۔

اس دن چار بجے شام کو بھوانی پور کے بہت بڑے گوردوارہ "جگت سدھار" میں سکھ صاحبان کے مجمع عام میں گیانی صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک لیکچر دیا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا آپ نے اپنی تقریر میں بابا نانک کے فضائل حسنہ اور صوفیانہ محبت میں ڈوبی ہوئی تعلیم پر روشنی ڈالی۔ یہ تقریر بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اس موقعہ پر بھی پندرہ کے قریب احمدی احباب شریک تھے۔

چونکہ عام سکھ صاحبان بالخصوص سکھ کلچرل سنٹر کے منتظمین کی بڑی خواہش تھی۔ کہ گیانی صاحب کے اور لیکچر بھی ہوں۔ اس لئے ان کی استدعا پر مورخہ ۳ جولائی ۵۵ء بروز اتوار سکھ کلچرل سنٹر میں گیانی صاحب نے بعنوان "گورو نانک ایک مسلمان کی نظر میں" تقریباً ایک گھنٹہ تک کامیاب لیکچر دیا۔ حاضرین کی تعداد پہلے سے بھی زیادہ تھی۔ دلچسپی اور توجہ بھی بیش از بیش تھی اور حکمت الٰہی یہ کہ آج گیانی صاحب کا لیکچر بھی خاص طور پر زیادہ دلآویز۔ مؤثر اور دلکش تھا حاضرین مسرور تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فضاء میں مہر و محبت صلح و سلامتی امن و آشتی کا پھریرا لہرا رہا تھا۔

سردار رگھبیر سنگھ صاحب صدر جلسہ نے نہایت ہی شاندار تبصرہ فرمایا۔ نیز فرمایا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد تمام متضاد خیالات فنا ہو جائیں گے۔ اور مذہب کے بارہ میں جو خیالات جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے یہی باقی رہ جائیں گے آج کی مجلس میں بھی حاضرین کی طرف سے مختلف سوالات کئے گئے۔ جن کے طویل سے طویل جواب دئے جاتے اور بار بار ایسے لیکچر سنے جائیں مگر ایسا نہ ہو سکا۔ کیونکہ اول تو گیانی صاحب کا مزید قیام ناممکن تھا۔ دوسرے آپ کو بخار آنے لگا۔ اور پھر آپ کے کان کا پردہ پھٹ گیا جس کی وجہ سے آپ کئی روز تک فرش رہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حق و صداقت کی آواز کو زیادہ سے زیادہ مؤثر بنائے اور سلسلہ حقہ کی عظمت و اقتدار کو چار چاند لگائے۔ آمین۔

نیز دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ساتھ گیانی صاحب موصوف کو اور جناب مولانا صاحب موصوف کو جو ان دنوں اکثر اور بار بار بیمار ہو جایا کرتے ہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے اور بیش از بیش خدمت دین کی توفیق بخشتا رہے۔ آمین ثم آمین۔

خاکسار سید بدر الدین احمد غنی عنہ
سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کلکتہ

اجازت وصولی چندہ برائے تعمیر مسجد

خدا کے فضل سے گذشتہ سال ریاست میسور میں ایک نئی جماعت احمدیہ گبی (GUBBI) کا قیام عمل میں آیا تھا۔ انہیں اپنی مسجد احمدیہ تعمیر کرنے کیلئے فی الحال کم از کم مبلغ ۔/۶۰۰ روپیہ کی ضرورت ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ گبی کی درخواست پر مندرجہ بالا غرض کیلئے مکرم بی۔ کے فضل الرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گبی کو جماعت ہائے احمدیہ ریاست حیدرآباد دکن سے مبلغ ۔/۶۰۰ روپیہ تک چندہ جمع کرنے کی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے منظوری فرما دی ہے جماعت متعلقہ اور جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد کی اطلاع کے لئے یہ اعلان شائع کیا جا رہا ہے

(ناظر بیت المال قادیان)

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد محترم ملک عزیز احمد صاحب ابن حضرت ملک نوردین صاحب مرحوم خونی پیچش اور اختلاج قلب کے عارضہ سے بہت بیمار ہیں اور اس وقت میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بہترین ڈاکٹروں نے باہم مشورہ اور مختلف امتحان کرنے کے بعد تشخیص کیا ہے کہ ان کی انتڑیوں میں کینسر (سرطان) ہے۔ بیماری تشویشناک حد تک خطرناک ہوتی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی چند روز سے یرقان اور بندش پیشاب کا دورہ بھی شروع ہو گیا ہے۔ بھوک اور نیند بالکل بند ہو گئی ہے۔ پیشاب خارج کرنے کے لئے مستقل طور پر نالی لگائی گئی۔ اسوقت خون کی کمی کے باعث حالت بے حد خطرناک ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن سے بھی انکار کر دیا ہے۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ (خاکسار رشید احمد ملک۔ لاہور)

(۲) مکرمی مولوی برکات احمد صاحب راجیکی تا حال بیمار ہیں ابھی چند روز ہوئے بیماری کا شدید دورہ ہوا کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

کراچی یکم اگست۔ حکومت پاکستان نے بین الاقوامی فنڈ کی منظوری سے پاکستان کے روپے کی شرح مبادلہ پر نظر ثانی کرنے کے بعد اس کی قیمت میں کمی کر دی ہے۔ چنانچہ اب پاکستان کا روپیہ ۲۶۶۸۱، گرام سونا یعنی ایک ڈالر ۳۰، ۹۱۶۷ روپے کے برابر ہوں گے۔ سٹرلنگ کے مقابلہ پاکستان کے روپیہ کی قیمت ایک شلنگ چھ پنس ہوگی یعنی پاکستانی روپے میں پونڈ کی وہی قیمت ہوگی جو ستمبر ۱۹۴۹ء میں سٹرلنگ پونڈ کی تھی۔

لنڈن یکم اگست۔ روس میں بھاپ سے چلنے والی ریلوں کی بجائے بجلی یا ڈیزل کے انجن سے چلنے والی گاڑیوں کو چلانے کا منصوبہ تیار کیا گیا ہے۔ بھاپ کی بجائے ڈیزل آئل اور بجلی سے چلنے والی ٹرینوں کے رائج ہونے سے ریلوں کی آمد و رفت کے اخراجات میں کمی ہو جائے گی۔ یہ انکشاف روس کے اعداد و شمار کے ماہر مسٹر کھاٹ چدون نے کیا ہے۔ مسٹر چدون نے بتایا ہے کہ بھاپ سے ریلیں چلانے پر روس کا تقریباً ایک تہائی کوئلہ اس میں خرچ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ سوویٹ روس نئے اور زیادہ طاقت ور قسم کے بجلی اور ڈیزل سے چلنے والے انجن تیار کر رہا ہے۔

نئی دہلی ۲ر اگست۔ ہائی کمشنر پاکستان کے دفتر سے اعلان کیا گیا ہے کہ پھر سے ہندوستان اور پاکستان کے درمیان کھوکھرا پار کی ریلوے لائن پر ریلوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے۔ وہ تمام اشخاص جن کے پاس معتبر اسناد سفر (پاسپورٹ ویزا وغیرہ) ہوں۔ اس راستہ سے سفر کر سکتے ہیں۔ اس راستہ سے اب کوئی شخص پاکستان نہ جا سکے گا۔ عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ پاسپورٹ اور ویزا کے بغیر سرحد کو پار کرنے کی کوشش نہ کریں۔ امرتسر کی ایک اطلاع کے مطابق کل سے لاہور اور ہوڑہ کے درمیان براہ راست ٹرین سروس شروع ہو گئی ہے۔ پاکستان سے ہوڑہ جانے والے مسافر دو کوچوں میں تھے جنہیں امرتسر پر ہوڑہ ایکسپریس میں لگا دیا گیا تھا۔ ان مسافروں کے پاسپورٹ اور سامان کی جانچ امرتسر اسٹیشن پر کی گئی۔ جب یہ مسافر امرتسر پہنچے تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ صبح جب ہندوستان سے جانے والے نفر دو کوچوں میں لاہور پہنچے تو ان کا بھی اسی طرح استقبال کیا گیا۔ اور سوڈے سے تواضع کی گئی۔

کلکتہ یکم اگست۔ کوسی۔ باسن اور کملا ندی میں سیلاب آنے کے باعث ضلع دربھنگہ کے ۴۴۸ دیہات کو نقصان پہنچا ہے۔ اور ۲ لاکھ اشخاص مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہیں۔

۷۰ ہزار ایکڑ مزروعہ اراضی زیر آب ہے متعدد سڑکیں پھول پاڑہ اور جھنجر پور کے علاقوں میں ٹوٹ پھوٹ گئی ہیں۔ کھاجوری اور بجلیرہ کے درمیان سڑک متعدد مقامات میں بہہ گئی ہے۔ سیلاب زدہ علاقوں میں امدادی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ اور کسانوں کو تقاوی تقسیم کی گئی ہے بعض لوگوں کو مفت امداد دی جا رہی ہے۔

چنڈی گڑھ یکم اگست۔ آئندہ اکتوبر تک چنڈی گڈھ کا فضائی اڈہ مکمل ہو جائے گا۔ اس فضائی اڈے کی تکمیل کے واسطے جو وقت مقرر کیا گیا تھا۔ اس سے ۶ ماہ پیشتر مکمل ہو جانے کی توقع ہے۔ پی۔ ڈبلیو۔ ڈی کے انجنیئر انچارج نے بیان کیا کہ اڈے کی تعمیر پر ۱۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

ریلیمو۔ ان اور کنٹرول ٹاوروں کی تعمیر شروع ہو چکی ہے۔ یہ فضائی اڈہ چنڈی گڑھ سے ۸ میل دور چنڈی گڈھ بانو روڈ پر تعمیر ہو رہا ہے۔

کلکتہ ۲ر اگست۔ ڈاکٹر بی سی رائے نے زنانہ سوشل اور ہوم کالج کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے کہا کہ کھانا پکانے کا ناقص طریقہ ضعف معدہ کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے لڑکیوں کو کشیدہ کاری وغیرہ کے علاوہ کھانا پکانا بھی سیکھنا چاہیئے۔

قاہرہ ۲ر اگست فریضۂ حج کی انجام دہی کے بعد شاہ سعود نے صدر انڈونیشیا ڈاکٹر سوئیکارنو کے اعزاز میں ایک شاندار ضیافت دی۔ اس ضیافت میں ولی عہد سعودی عرب ولی عہد یمن۔ وزیر اعظم لبنان امیر کویت اور عرب کی دوسری سرکردہ شخصیتوں نے حصہ لیا انڈونیشیا سے دس ہزار زائرین امسال حج کے لئے آئے تھے۔ اس سال گرمی کی شدت رہی۔ اندازہ ہے کہ لو لگنے سے ۵۹ اموات ہوئیں۔

جناب شمس العلماء خواجہ حسن نظامی صاحب کا سانحۂ ارتحال

نہایت رنج کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ شمس العلماء جناب خواجہ حسن نظامی صاحب سجادہ نشین حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ۳۱ر جولائی کو ۷۷ سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ ہمیں اس صدمہ جانکاہ میں آپ کے اعزہ و اقارب سے گہری ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

آپ دلی کی زبان و تہذیب کے علمبردار ہونے کے علاوہ ہندو مسلم اتحاد کے بڑے حامی تھے ہندوستان کے حالات سے پوری طرح واقف ہونے کے علاوہ آپ مصر۔ فلسطین۔ شام اور حجاز کی سیاحت کے باعث اسلامی ممالک کے حالات سے بھی پوری طرح واقف تھے۔ آپ عربی۔ فارسی اردو اور ہندی کے بہت بڑے سکالر تھے۔ اسعد انشاء میں صاحب طرز جدید تھے۔ مریدوں کا ایک وسیع حلقہ رکھنے کے علاوہ سیاسی لیڈروں سے آپ کے گہرے ذاتی مراسم تھے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ بھی آپ کے خوشگوار تعلقات تھے۔ ۱۹۳۸ء میں جب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ سفر دکن سے مراجعت فرما ہوتے ہوئے دہلی پہنچے۔ تو آپ کے اعزاز میں جناب خواجہ صاحب نے دعوت عشائیہ کا انتظام فرمایا۔ خاکسار (ایڈیٹر بدر) جو ان دنوں پرائیویٹ سیکرٹری تھا مدعو تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کی امامت میں وہاں نماز بھی پڑھی گئی تھی۔ مشہور کانگرسی لیڈر آصف علی صاحب مرحوم بھی شامل تھے۔ اس موقعہ پر مذہبی گفتگو بھی ہوتی رہی۔ ۱۹۵۲ء ۱۹۵۳ء میں مختلف مواقع پر خاکسار۔ مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی اور مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کو ملاقات کا موقع ملتا رہا۔ ۱۹۵۲ء میں آپ بواسیر کے باعث فریش تھے۔ آپ نے فرمایا کہ میں کراچی وغیرہ سے ہو کر آیا ہوں۔ احمدی احباب نے ربوہ لے جانے کے لئے بہت اصرار کیا۔ لیکن بعض رکاوٹیں تھیں۔ آپ نہ معلوم میں زندہ رہوں کہ نہ رہوں اس لئے بار بار افسوس ہوتا ہے کہ (حضرت) مرزا صاحب (امام جماعت احمدیہ) سے کیوں ملاقات نہ کر آیا۔ ۱۹۵۳ء میں جب جماعت احمدیہ کے خلاف جماعت اسلامی وغیرہ نے ایک فتنہ برپا کیا اور جماعت احمدیہ کی عزت و ناموس اور جان و مال کے استیصال کی کوشش کر کے عوام کو بھڑکایا اور پھر مارشل لا نافذ ہوا۔ جناب خواجہ صاحب سے پھر ملاقات ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا کہ مجھے اس صورت حالات سے سخت دکھ ہوا ہے۔ اور پاکستان سے عُرس پر آنے والے معزّزین سے علیحدہ گی میں میں نے حالات دریافت کئے اور خواجہ ناظم الدین کو (جو اس وقت گورنر جنرل تھے) اور بعض دیگر سرکردہ لیڈروں کو پیغام بھیجے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قریباً پچاس سال قبل جب دہلی کے اولیاء کے مزاروں پر تشریف لے گئے۔ تو حضرت نظام الاولیاء کے مزار پر بھی تشریف لے گئے تھے۔ اور حضور نے جناب خواجہ صاحب کے کہنے پر وہاں دعا کرنے کی بابت ایک تحریر بھی لکھ دی تھی۔ جناب خواجہ صاحب اس واقعہ کا اور بعض دیگر سوالات کا ذکر کیا کرتے تھے۔ یہ تحریر اور گفتگو دو سال ہوئے بدر میں شائع ہو چکی ہے۔

ہمیں یہ افسوس ہے کہ اس وقت جبکہ ایسے محب وطن صلح کل۔ ذی وجاہت اور بااثر شخصیتوں کی نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ بھارت کو ازحد ضرورت ہے آپ کے مفید وجود سے ہم محروم ہو گئے ہیں۔

ہم آخر میں پھر آپ کے اعزہ سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

مسعود احمد
7-8-55